Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

| جلد ۶۶/۳۱ | ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۲ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۱۲ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۵۴ |
| --- | --- | --- |

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ نبوت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت انفلوئنزا کے اثر سے بخار اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۱۱ نبوت رسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناسازیٔ طبع کے باوجود آج جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لاکر نمازِ جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ دینِ اسلام کی عظمت بیان کرنے کے لئے مَیں نے خطبات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا آج اسی سلسلے میں مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ نفسِ انسانی کے متعلق اسلام نے کتنی عظیم اور حسین تعلیم دی ہے۔ لیکن آج چونکہ انفلوانزا کے اثر کی وجہ سے مجھے قدرے سر درد اور بخار کی تکلیف ہے اس لئے آج مَیں اس مضمون کی صرف ابتداء کر دیتا ہوں خدا نے چاہا تو اس کی تفصیل بعد میں کسی وقت بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضور نے فرمایا انسانی نفس کے متعلق قرآنی تعلیم کی تفسیر کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولنفسک علیک حق یعنی ہر شخص اس امر کا ذمہ دار ہے کہ اس کے نفس کے جو حقوق اللہ تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں وہ دیکھے کہ آیا یہ حقوق اس کے نفس کو مل رہے ہیں یا نہیں۔ مذاہبِ عالم میں سے یہ خصوصیت بھی صرف اسلام ہی میں پائی جاتی ہے کہ اس نے یہ اعلان کیا کہ ہر فرد کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے حقوق کی حفاظت کرے گویا ہدایت پر قائم رہنے کی ذمہ داری ہر نفس کی اپنی ہے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ انسان دوسروں کو ہدایت دینے کے لئے خود گمراہ ہو جائے جسمانی قویٰ کی حفاظت کے جو حقوق ہیں انہیں بیان کرنے کے لئے اسلام نے طیّب کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے عربی زبان میں بہت لطیف اور وسیع معنے ہیں۔ مختصراً اس کے مفہوم کو مناسب حال کے الفاظ سے کسی حد تک بیان کیا جا سکتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انسان کی اجتماعی زندگی کی ابتداء ہر نفس کی اپنی ارتقائی زندگی کی حفاظت اور اس کی

(باقی صہ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# کُل انبیاء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے

## ہمارے نبیؐ نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ خدا کا فضل ہے

"مَیں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۱۷۴)

"یہودیوں کی کتبِ مقدسہ میں نہایت صفائی سے بیان کیا گیا ہے کہ موسٰی کی مانند ایک منجی ان کے لئے بھیجا جائے گا یعنی وہ ایسے وقت میں آئے گا کہ جب قوم یہود فرعون کے زمانہ کی طرح سخت ذلّت اور دُکھ میں ہو گی اور پھر اس منجی پر ایمان لانے سے وہ تمام دُکھوں اور ذلّتوں سے رہائی پائیں گے۔ تو کچھ شک نہیں کہ جس کی طرف یہود کی ہر زمانہ میں آنکھیں لگی رہی تھیں وہ ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے ذریعہ توریت کی پیشگوئی کمال وضاحت سے پوری ہو گئی کیونکہ جب یہودی ایمان لائے تو ان میں سے بڑے بڑے بادشاہ ہوئے جس سے اس بات پر دلیل واضح ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام لانے سے ان کا گناہ بخشا اور ان پر رحم کیا جیسا کہ توریت میں وعدہ تھا"

(ایام الصلح صہ ۶۶-۶۹)

"مسیح کو جو بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی کیونکہ مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آں جناب پر ایمان لایا اور بوجہ ایمان کے مسیح نے نجات پائی" (الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء صہ ۳)

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافہ بنی آدم کے لئے عام رکھا تا آپؐ کی محنتیں اور کوششیں عام طور پر ظہور میں آویں۔ موسٰی اور ابنِ مریم کی طرح ایک خاص قوم سے مخصوص نہ ہوں تا ہر یک طرف سے اور ہر یک گروہ اور قوم سے تکالیفِ شاقہ اٹھا کر اس اجرِ عظیم کے مستحق ٹھہر جائیں جو دوسرے نبیوں کو نہیں ملے گا" (براہینِ احمدیہ صہ ۶۳۱، صہ ۶۳۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ نبوت ۱۳۵۶ ھش
۱۲ نومبر ۱۹۷۷ء

# دو گمراہ کُن خیال اور ان کا عبرتناک مآل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دو ایسی چیزوں کا ذکر کیا ہے کہ وہ اوّل تو انسان کے لئے قبولِ حق کی راہ میں روک بن جاتی ہیں اور جنہیں ان دو چیزوں کے ہوتے ہوئے قبولِ حق کی توفیق مل جائے ان کے لئے ہر وقت اِس امر کا خطرہ رہتا ہے کہ کہیں وہ ان دونوں چیزوں کے فخر میں مبتلا ہو کر اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں سُست نہ ہو جائیں اور یہ نہ سمجھنے لگیں کہ ان کی نجات کے لئے یہ دونوں چیزیں کافی ہیں اس لئے انہیں اعمالِ صالحہ بجا لانے کی ضرورت نہیں۔

وہ دو چیزیں کونسی ہیں؟ ان میں سے ایک تو ہے قومیت کا فخر اور دوسرے مال و منال کی کثرت۔ جہاں تک قومیت کے فخر کا تعلق ہے بعض لوگ اِس زعم میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ان کی قوم خدا تعالیٰ کی پسندیدہ قوم ہے اِس لئے انہیں تازہ ہدایت کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ان کے پاس ہے خواہ وہ اس پر عمل کریں یا نہ کریں وہ ان کے لئے کافی ہے اور اگر قبول کر بھی لیں تو اعمالِ صالحہ بجا لانے سے وہ بَری ہیں۔ یہی وہ زعم تھا جو بنی اسرائیل کو لے ڈوبا۔ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص اور لاڈلی قوم سمجھتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا اور پھر اِسی زعم کی وجہ سے یہود اور نصاریٰ نے بالعموم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر کان نہ دھرا اور اُلٹا مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُن کے قومیت پر فخر اور زعم کا ذکر کر کے ان پر ان کا غلطی خوردہ ہونا واضح کیا اور بتایا کہ وہ دوسرے انسانوں کی طرح کے انسان ہیں۔ ان کا یہ زعم کہ وہ کوئی خاص قوم ہیں اور یہ کہ انہیں نیک اعمال بجا لانے یا تازہ ہدایت کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں سراسر باطل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

(المائدہ آیت ۱۹)

ترجمہ:- یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اُس کے پیارے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ وہ تمہارے قصوروں کے سبب سے تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے (جو تم کہتے ہو وہ صحیح نہیں ہے) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) جو (دوسرے آدمی) اُس نے پیدا کئے ہیں تم بھی اُنہی جیسے آدمی ہو۔ وہ جسے پسند کرتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان (دونوں) کے درمیان ہے ان سب پر حکومت اللہ ہی کی ہے اور (سب نے) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جہاں تک مال کی کثرت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابی کا تعلق ہے بعض لوگ اِس کی وجہ سے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ مال کا ملنا اِس امر کی دلیل ہے کہ خدا ہم سے خوش ہے جبھی تو وہ ہمیں مال عطا کر رہا ہے، ہم جو کچھ بھی ہیں جیسے بھی ہیں خدا کے پسندیدہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ حق سے دُور ہوتے چلے جاتے ہیں پھر بھی وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود بخشے جائیں گے اور ان سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔ یہ خیال انہیں تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی ذہنیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ○ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○ (المومنون آیات ۵۶، ۵۷)

ترجمہ:- کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارا ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دینا ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھانا ہے؟ (ایسا نہیں) بلکہ وہ (حقیقتِ حال کو) سمجھتے نہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ قومیت کا فخر اور مال کی کثرت یہ دونوں چیزیں بسا اوقات انسان کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہیں اور وہ اعمالِ صالحہ سے بے پرواہ ہو کر انہی کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ بیٹھتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ نجات اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، اعمالِ صالحہ اور دعاؤں کے ذریعہ جذب کیا جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قومیت کے فخر اور مال کی کثرت کو سراسر بے حقیقت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ کا کسی سے رشتہ ناطہ نہیں۔ اُس کے ہاں اِس کی بھی کچھ پرواہ نہیں کہ کوئی سید ہے یا کون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ خیال مت کرنا کہ میرا باپ پیغمبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا آپ بھی۔ فرمایا ۔۔۔ ہاں میں بھی۔

مختصر یہ کہ نجات نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور اس (یعنی فضل) کو اعمالِ صالحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۱۱)

جو لوگ اِن دو چیزوں یعنی قومیت کے فخر اور مال و منال کی کثرت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ ہدایت سے دُور ہوتے چلے جاتے ہیں اور اپنی عاقبت خراب کر لیتے ہیں اور انہیں عبرتناک مآل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

## کامراں ہوں گے وہی تقویٰ شعار

کامراں ہوں گے وہی تقویٰ شعار — نوعِ انساں کے ہوں جو خدمت گزار
جو خلافت کی فروزاں شمع پر — ہوں بشاشت سے فدا پروانہ وار
نورِ حق سے عاشقانہ ہو لگاؤ — جان و دل سے راستی پر ہوں نثار
گلشنِ ایماں ہوں جن کے ہرے — جن کے اشجارِ عمل ہوں باردار
تازہ ہوں جن کے بساتینِ حیات — خوب ہر موسم میں ہوں شیریں ثمار
نور سے معمور ہوں شام و سحر — عنبریں، دائم رہے صبحِ بہار
روز و شب جن کو ملائک سے ملے — خیر و برکت کی بشارت بار بار
نفس کا جن کو غِنا حاصل ہوا — اطمناں جن کو ملے از کردگار
ظنِّ بد سے مجتنب رہتے ہوں جو — نیک ظنّ، حلمِ مجسّم، بُردبار
جن کو ہمسایہ کی عزّت کا ہو پاس — جو نہیں کرتے تجسّس زینہار
لغو باتوں سے ہو کُلّی اجتناب — زندگانی باسلیقہ، باوقار
پیکرِ ایثار و قربانی ہوں جو — غمزدہ خلقِ خدا کے غمگسار
صاف نیّت، پاک دل، شیریں کلام — بادشاہی میں بھی ہوں جو خاکسار
دین، دُنیا پر مقدّم جو کریں — مال و دولت ہو نہ وجہِ افتخار
راہِ تقویٰ پر رہیں یوں گامزن — دل میں رکھتے ہوں وہ عجز و انکسار

ہم سفر! ایسے جو ہیں اہلِ ظفر
کامراں ہوں گے وہی انجام کار

(عبد[illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کا تیرھواں(۱۳) جلسہ سالانہ

## متعدد غیر مسلم اکابر کی شرکت، ریڈیو اور اخبارات میں تذکرہ

مرتبہ: مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لنڈن:

(۳)

### دوسرا روز ۔ ۱۱؍ جولائی

دوسرے دن کے اجلاس کا آغاز بھی قرآن کریم کی تلاوت اور نظم سے ہوا اس اجلاس کی صدارت شروع میں امام بشیر احمد صاحب رفیق نے کی اور سب سے پہلی تقریر مکرم نصیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ یہ تقریر اردو میں تھی اور موضوع "نظام خلافت" تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

قرآنی اصطلاح میں خلیفہ سے مراد ہر انسان ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے اظہار کے لئے دنیا میں آیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو یعنی نبی اور رسول کو اور پھر اس رسول کے جانشین کو بنانے والا وجود خود خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس میں کسی فرد کا دخل نہیں ہے۔

مامور من اللہ یعنی خدا کے انبیاء کے زمانہ کے بعد خدا تعالیٰ ان کے کام کی تکمیل کے لئے خود خلیفہ کا انتخاب کرتا ہے اور جس کو چاہے یہ خلعت عطا کرتا ہے اور کوئی اس خلعت کو اس سے چھین نہیں سکتا۔

خدا تعالیٰ خلافت کے ذریعہ انبیاء کی جماعتوں کو ابتلاء سے نکال کر ترقی کی راہ پر چلاتا ہے۔ ان کی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے پُر ہوتا ہے۔ خلیفہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت بے اطمینانی کو امن میں تبدیل کر دیتا ہے اور سکینت قلب نازل فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے اس مقدس نظام سے ہمیشہ وابستہ رہنا نہایت ضروری ہے۔ خلافت کا نظام ایک نعمت خداوندی ہے جس کی ہمیں دل سے قدر کرنا چاہیئے۔

دوسری تقریر مکرم برادرم انیس الرحمٰن صاحب مبلغ مقیم ہڈرزفیلڈ کی تھی جس کا عنوان تھا "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ"

آپ نے واقعات کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل رہا ہے۔ اور آپ خدا تعالیٰ سے ہدایت پا کر امور سرانجام دیتے۔ اور اس گہرے تعلق اور پیار کا ثبوت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں نظر آتا ہے۔ آپ پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے گئے۔ ہر طرح سے تکلیفیں پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو دشمن کے شر سے محفوظ رکھا اور بالآخر اپنے وعدہ کے مطابق آپ کو اور آپ کے متبعین کو سوسائٹی میں اعلیٰ مقام دیا۔ اور انجام کار مسلمان ہی دشمنان اسلام پر غالب آئے۔ آپ نے کہا کہ اس قسم کے تعلق باللہ کی ہر احمدی اور مسلمان کو ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر ہماری ترقی ناممکن ہے۔

مکرم انیس الرحمٰن صاحب کی تقریر کے بعد پروگرام کے مطابق ہمارے انگریز بھائی ناصر احمد صاحب وارڈ نے "خلافت کے کارنامے" بیان کرنے تھے لیکن اچانک ان کی آنکھوں میں سخت تکلیف شروع ہو گئی۔ اس وجہ سے آپ اپنا مضمون نہ پڑھ سکے اور آپ کی بجائے مکرم انوار الدین صاحب اینجی نے آپ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ آپ نے خلافت ثالثہ کے ابتدائی ایام کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اندرونی اور بیرونی طور پر جماعت نے کس قدر ترقی کی ہے۔ تبلیغی میدان میں مساجد، مشن کا قیام۔ احمدیت کے پیغام کا افریقہ، ڈنمارک امریکہ اور سویڈن وغیرہ میں مضبوط ہو جانا اسی زمرہ میں شامل ہیں۔ آج بھی جماعت بلحاظ تعداد اور بلحاظ خصوصیات تقویٰ و دیانتداری۔ اعمال و عقائد اور نیکی میں بہت بڑھ گئی ہے۔ خلافت موجودہ کے کارناموں میں جماعت کی اندرونی تربیت و ترقی کے ساتھ بیرونی ممالک کے دورہ جات، خلیفہ وقت سے بلاواسطہ تعلق، قربانی اور ایثار کا جذبہ انہیں کارناموں میں شامل ہیں۔

انہوں نے توجہ دلائی کہ تبلیغی میدان میں ابھی اور محنت اور جانفشانی سے کام کرنا پڑے گا ہم اب تک اس میدان میں وہ ترقی حاصل نہیں کر سکے جو کرنا چاہیئے تھی اور اس کی طرف ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

مکرم ناصر احمد داؤد صاحب کے مضمون کے بعد بریڈفورڈ جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم رفیع احمد صاحب نے "ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کا مقصد انسانیت کو بلند ترین مقام پر پہنچانا تھا اور بندوں کا اپنے خالق سے تعلق پیدا کرانا تھا۔ احمدیت اور اسلام کی تعلیم کو خود اپنانا اور دوسروں تک حق کو پہنچانا ہی آج ایک احمدی کی سب سے بڑی ذمہ واری ہے انہوں نے اس سلسلہ میں دو امور کی طرف توجہ دلائی۔ اول جماعت کی اپنی تربیت اور دوم تبلیغ کے کام میں وسعت۔ اور یہ دونوں امور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے لازمی ہیں۔ عبادت الٰہی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور اپنے اندر اعلیٰ نمونہ پیدا کرنا ایسے ذرائع ہیں جو یقیناً ہمارے مقاصد کے حصول میں معاون ہیں۔ ہمیں ان کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم سلو نے "پردہ کی اہمیت" بیان فرمائی اور اسلامی پردہ کی تعریف بتائی اور اس کی اہمیت اور ضرورت واضح کرتے ہوئے قرآنی احکامات کی طرف توجہ دلائی جس کے مطابق ہر مسلمان مرد اور عورت کو یہ حکم ہے کہ غض بصر سے کام لے۔ ظاہری جسمانی بناوٹ کا بلاوجہ اظہار نہ کرے اور ایسے تمام مواقع سے اجتناب کرے جن میں گناہ میں ملوث ہونے کا اندیشہ تک نہ ہو۔

آپ نے واضح کیا کہ عورت کے پردہ سے یہ مراد نہیں کہ اُسے جیل میں قیدی کی طرح بنا دیا جائے بلکہ مراد ان تمام پابندیوں کا اطلاق ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے عورت اور مرد کی اصلاح کے پیش نظر عائد کی ہیں۔ آپ نے پردہ کے احکامات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کے صحابہؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہ کے نمونوں کی مثالیں دے کر واضح فرمایا۔

مکرم باجوہ صاحب کی تقریر کے بعد ہمارے نوجوان اور مخلص خادم بھائی مکرم الیاس خان صاحب ابن مکرم قاری محمد یٰسین خان مرحوم نے "آزادی ضمیر" پر نہایت عالمانہ تقریر کی اور فرمایا کہ بیسویں صدی کے نصف آخر میں اسلام پر اندرونی و بیرونی حملے جو آزادی ضمیر کے بارے میں کئے گئے وہ نہ صرف اسلام کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے نہایت مہلک اور خطرناک ہیں۔ اندرونی طور پر یہ کہ مذہب کے اختیار کرنے اور اس کے ترک کرنے میں جماعت احمدیہ کو کوئی آزادی نہیں اور بیرونی دنیا میں یہ اعلان کرنا کہ اسلام میں ضمیر کی آزادی مفقود ہے اور اسلام بالجبر فتح اور اس کی حقانیت سے نہیں بلکہ تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ دونوں ایسے امور ہیں جن سے اسلام کو زبردست دھکا لگتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریروں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ان دونوں اعتراضوں کا جواب "لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ" میں ہے جس پر اسلام کے بانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہؓ نے عمل کیا اور آج جماعت احمدیہ عمل کر رہی ہے۔ بانی اسلامؐ کا غیر مسلموں سے سلوک۔ ان کے حقوق کا خیال، مہمان نوازی۔ ان کو عبادات میں آزادی اور اسلامی حکومت کا طریق فرمانروائی ایسے شواہد ہیں جو ان الزامات سے اسلام کو بری قرار دیتے ہیں۔

اسی طور پر کسی فرد یا جماعت یا گروہ کو دنیا کا کوئی قانون، کوئی دستاویز یہ کہنے کی مجاز نہیں کہ فلاں بات پر ایمان لاؤ اور فلاں پر نہیں۔ ایمان کا معاملہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور انسانوں کو اس میں دخل دینے کی اجازت نہیں دی اس لئے اس دخل اندازی سے اجتناب کرنا لازمی ہے اسلام ہمیشہ آزادی ضمیر کا علمبردار رہا ہے اور رہے گا۔

اس عالمانہ تقریر کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب آف نارویچ نے بڑی خوش الحانی سے نظم سنائی جس کے بعد خاکسار نے "ایک احمدی کی خصوصیات" بیان کیں اور بتایا کہ چونکہ احمدیت دراصل اسلام کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاۃ ثانیہ کا ہی نام ہے۔ اس لئے ایک احمدی کی وہی خصوصیات ہونی چاہئیں جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کی تھیں اور اس سلسلہ میں خاکسار نے بتایا کہ ہمیں اتنا اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کرنا چاہئیے کہ جس سے ہر کوئی متاثر ہو اور اس بات کی خواہش کرے کہ وہ بھی ہم میں شامل ہو جائے اور ہماری جیسی عمدہ خصوصیات کا حامل بن جائے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم جس کا لب لباب کشتیٔ نوح میں درج ہے اس کے ایک حصّہ کا خاکسار نے انگریزی میں ترجمہ سنایا اور دوستوں کو تحریک کی کہ قرآن پاک اور احادیث کا جہاں بکثرت مطالعہ کیا جائے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ بھی کثرت سے کرنا چاہئیے کیونکہ اگر ہم قرآن و حدیث کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپؑ کی کتب کا مطالعہ ناگزیر ہے

آخر میں خاکسار نے عرض کی کہ دراصل اپنی اصلاح کا سب سے بڑا ذریعہ جیسا کہ قرآن سے بھی ثابت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے روزانہ محاسبہ ہے اور اس کے لئے ہمیشہ ہمیں آپؑ کی اس نصیحت کو مدنظر رکھنا چاہئیے وہ نصیحت یہ ہے:-

"چاہئیے کہ ہر رات تمہارے
لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے
ڈرتے دن بسر کیا اور چاہئیے
کہ ہر دن تمہارے لئے گواہی
دے کہ تم نے تقویٰ سے رات
بسر کی۔"

اگر ہم اس اصول کو اپنالیں تو ہم حقیقی مسلم اور احمدی بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خاکسار کی تقریر کے بعد ہمارے محترم بھائی مکرم زاہد خاں صاحب ابن مکرم قاری محمد یٰسین خاں صاحب مرحوم کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا "اسلام اور آج کے آزاد معاشرہ کی برائیاں" آپ نے اعداد و شمار کی مدد سے یہ واضح کیا کہ کس طرح موجودہ دنیا تعلیم اسلام سے دور ہو کر خدا سے بھی دور ہو گئی ہے اور کن کن برائیوں نے فی زمانہ جنم لیا ہے۔ ان میں شراب نوشی، جنسی بے راہ روی، خودکشی، قتل، چوری، ڈاکہ زنی، نافرمانی۔ لڑائی جھگڑے۔ بدزبانی اور مذہب سے بے رغبتی اور بیزاری شامل ہیں

جناب زاہد خاں صاحب نے بڑے عمدہ پیرایہ میں بڑے بڑے ممالک کے تیار کردہ اعداد و شمار جو جرائم کے متعلق تیار کئے گئے ہیں پیش کئے اور اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان اعداد و شمار کو تیار کرنے والے ان برائیوں کا کوئی ٹھوس حل پیش نہ کر سکے۔ جبکہ اسلام نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل نہ صرف یہ کہ ان کی نشاندہی کی۔ بلکہ ان کا علاج بھی قرآنی تعلیمات کے رنگ میں پیش کیا۔ انفرادی، معاشرتی، اور جماعتی قوانین و طرز زندگی کے اصول بیان فرما کر آج کے آزاد معاشرہ کی بنیاد کو قرآن کریم نے ختم کر دیا لیکن ضرورت ہے کہ یہ تعلیم آج سسکتی ہوئی انسانیت کو پہنچائی جاوے۔

آج کے پہلے اجلاس کی آخری تقریر ہمارے مبلغ بھائی مکرم منصور احمد خان صاحب حال مقیم فرینکفورٹ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "مغربی یورپ میں اسلام" اور آپ نے نہایت پُراثر انداز میں مغربی یورپ میں اسلام کی ابتدا اور اس کی ترقی کو تاریخ کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد احمدیت کی کوششوں اور قربانیوں کا ذکر کیا جو اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی گئی تھیں۔ آپ نے مغربی یورپ میں مغربی جرمنی کا خاص طور پر ذکر کیا اور بتایا کہ وہاں احمدیت کا اثر و نفوذ کس طور پر ترقی کر رہا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی باریک بین نگاہ نے ایک عرصہ قبل بتا دیا تھا کہ:- ع

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

آج ہم اس کی عملی تصویر دیکھ رہے ہیں۔ جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

آپ نے بتایا کہ ایک لمبے عرصہ تک جو کہ فیڈرل میں پھیلا ہوا ہے مغربی جرمنی اسلام کے نام اور اس کی خوب صورتیوں سے واقف نہ ہو سکا تھا اب جماعت احمدیہ کی مساعی سے وہ خطۂ زمین اسلام سے روشناس ہو رہا ہے جو بذاتِ خود ایک کامیابی ہے۔ لیکن ابھی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

آپ نے تحریک جدید، اسلامی مشن کے قیام اور مساجد کی تعمیر کو اس کام میں نہایت درجہ معاون قرار دیا۔

مکرم منصور احمد خاں صاحب کی تقریر کے بعد اعلانات ہوئے۔ جس کے بعد کھانے اور نمازوں کا وقفہ تھا۔

(باقی)

○

**الفضل خود خرید کر پڑھئیے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں!**

مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے

# چار بزرگ اساتذہ کی رحلت

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

اس سال قضائے الٰہی سے مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ (قادیان و ربوہ) کے چار بزرگ اور واجب التعظیم اساتذہ اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میں نے مناسب سمجھا کہ "اذکروا موتٰکم بالخیر" والی حدیث پر عمل کرتے ہوئے ان کی صفاتِ حسنہ کا کچھ تذکرہ کر دوں۔

## حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی علمی اور انتظامی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ تقسیم ملک کے وقت ہر وقت ہتھیلی پر جان رکھ کر دن رات آپ جماعت کی خدمت کے لئے سینہ سپر رہے اور جب جماعت کی اکثریت قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان آگئی تو آپ نے نہایت بدرجہ فراست اور حسنِ تدبیر سے باقی ماندہ جماعت کو قادیان میں بالخصوص اور بھارت میں بالعموم سنبھالا اور وقار کو بحال کیا۔ میں نے مدرسہ احمدیہ میں علم الفرائض کی کتاب سراجی اور فقہ کی کتاب قدوری آپ سے پڑھی۔ سراجی تو گویا آپ کو ازبر تھی۔ آپ علم الفرائض کے بڑے ماہر شمار ہوتے تھے۔ آپ سال ہا سال تک ناظم دارالقضاء قادیان رہے اور ہر سال جلسہ سالانہ کے مفوضہ فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کرتے تھے مسجد اقصیٰ قادیان میں سالوں آپ امام الصلوٰۃ رہے اور بڑی پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز پڑھایا کرتے تھے۔ آواز بہت بلند تھی۔ آپ کی قرأت کا ایک نہایت ہی دلکش لیکن مخصوص انداز تھا۔ آپ خاندانی لحاظ سے ککے زئی تھے لیکن جٹ صاحب کے نام سے قادیان اور اس کے گرد و نواح میں دور دور تک مشہور تھے آپ کو اپنے طالب علموں سے بہت محبت تھی۔ اسی لئے خاکسار کو بھی افریقہ کے میدان تبلیغ میں آپ کے درجنوں خطوط موصول ہوتے جو نصائح اور محبت سے لبریز ہوا کرتے تھے۔ خاکسار بھی بڑی باقاعدگی سے آپ کو خط لکھا کرتا تھا لیکن افریقہ سے واپسی پر پاکستان سے آپ کو خط لکھنے میں کچھ سستی واقع ہو گئی تھی اس لئے گزشتہ سال جب آپ ربوہ تشریف لائے تو ان پیارے الفاظ میں مجھے سرزنش کی کہ "تم بہت بے وفا ہو" میں اپنی کوتاہی پر شرمندہ و نادم تھا آپ نے مجھ سے بہت محبت سے معانقہ کیا اور اپنے پاس بٹھایا۔ خاکسار گزشتہ کئی سال سے لنگر خانہ نمبر ۳ میں انتظام دیگ کا انچارج چلا آ رہا ہے گزشتہ سال حضرت مولوی صاحب مرحوم لنگر خانہ نمبر ۳ کو دیکھنے آئے تو مجھے بہت محبت سے گلے لگایا۔ اور پھر نہایت شفقت سے مجھے دیگ کے بارہ میں یہ مشورہ دیا کہ دیگ میں سبز دھنیا دیگ چولہے سے نیچے اتار کر ڈلوایا کرو اس سے خوشبو نہایت عمدہ نکلتی ہے اور دیر پا ہوتی ہے۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم کی پہلی بیوی سے ان کا ایک بچہ ملک بشارت احمد تھا جس کو آپ نے زراعت میں B.Sc کروا کر اس کی زندگی وقف کر دی لیکن قضائے الٰہی سے یہ ہونہار نوجوان پاکستان میں پہنچ کر چند سال بعد وفات پا گیا اور حضرت مولوی صاحب اس کی تدفین کے لئے ربوہ پہنچے۔ آپ کو اپنے بچے کی وفات کا بڑا صدمہ تھا لیکن میں نے آپ کو بے حد صابر و شاکر پایا۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم کو خلافت سے بے حد عقیدت و محبت تھی اور یہی وجہ تھی کہ تقسیم ملک کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو قادیان میں امیر جماعت ہائے احمدیہ بھارت اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا اور آپ نے ان ہر دو عہدوں کو نہایت ہی قابلیت اور خوش اسلوبی سے اپنے دم واپسیں تک نبھایا۔

حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اپنی پہلی بیوی کی وفات کے بعد بھارت کے ایک مخلص احمدی خاندان میں دوسری شادی کی لیکن قضائے الٰہی سے یہ خاتون عالمِ زچگی میں فوت ہو گئی جس کے بعد آپ کے مخلص سسرال نے دوسری لڑکی آپ کے عقد میں دیدی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو متعدد بچے اور بچیاں عطا کیں جو سب قادیان میں مقیم ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور بیوہ اور بچوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲۷

# فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی وصولی کی اگلی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ یہ وصولی ۱۹ر نومبر سنہ ۱۹۷۶ء تک کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی حال میں ہی بہنوں کو جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کے لئے مہمان خانہ کے لئے چندہ دینے کی تحریک فرمائی ہے۔ اس مہمان خانہ کی تعمیر کی ذمہ داری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے سپرد کی گئی تھی۔ میں امید کرتی ہوں کہ حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد چندہ بھجوائیں گی تا تعمیر کا کام جلد از جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ رقم ختم ہو جانے کی وجہ سے فی الحال کام رُکا ہوا ہے۔ (مریم صدیقہ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

| | | |
|---|---|---|
| ۱- مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالرزاق صاحب | شیخوپورہ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۲- ″ عفت پروین صاحبہ اہلیہ پروفیسر انور شاہ صاحب | شاہ کوٹ شیخوپورہ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۳- ″ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ سلیم صدیقی صاحب مرحوم | شیخوپورہ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴- ″ فاطمہ بیگم صاحبہ ″ حکیم ظفر الدین احمد صاحب | ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۵- ″ مسرت صاحبہ ″ چوہدری ظفر احمد صاحب | ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۶- ″ اسلام اختر صاحبہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب | ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۷- ″ زبیدہ اختر صاحبہ و راحت غیاث صاحبہ | ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۸- ″ نفیسہ صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب | ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۹- ″ منیرہ بیگم صاحبہ ″ چوہدری مقبول احمد صاحب | ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۱۰- ″ شاہین صاحبہ ″ ریاض احمد صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۱۱- ″ سلیم بی بی صاحبہ ″ رمضان صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۱۲- ″ زینب نسرین صاحبہ ″ مقبول احمد صاحب | شاہ کوٹ ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۱۳- ″ بلقیس بیگم صاحبہ ″ مشتاق احمد صاحب | ″ | ۵۵-۰۰ |
| ۱۴- ″ اہلیہ صاحبہ داؤد احمد صاحب مرحوم | ″ | ۱۵-۰۰ |
| ۱۵- ″ مبارکہ اختر صاحبہ اہلیہ حمید اللہ صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۱۶- ″ علیمہ بی بی صاحبہ ″ غلام نبی صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۱۷- ″ نسیمہ صاحبہ ″ چوہدری اراسند محمود صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۱۸- ″ بشریٰ صاحبہ ″ محمد یاسین صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۱۹- ″ اللہ رکھی صاحبہ ″ حکیم محمد دین صاحب | ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۲۰- ″ اقبال بیگم صاحبہ ″ یوسف صاحب | ″ | ۳۰-۰۰ |
| ۲۱- ″ مریم صدیقہ صاحبہ ″ چوہدری احمد علی صاحب | ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۲۲- ″ والدہ صاحبہ فہمیدہ بیگم معہ بھاوجہ صاحبہ | ″ | ۲۵-۰۰ |
| ۲۳- ″ نذیر بیگم عباسی صاحبہ از طرف والدہ محترمہ | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۲۴- ″ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نصیر احمد صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۲۵- ″ بلقیس بیگم صاحبہ ″ محمد رفیق صاحب جراح | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۲۶- ″ بلقیس بی بی صاحبہ ″ خادم حسین صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۲۷- ″ صالح بیگم صاحبہ ″ خورشید عباسی صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۲۸- لجنہ اماء اللہ | ″ | ۶۶-۰۰ |
| ۲۹- مکرم شیخ فضل احمد صاحب از طرف والدہ صاحبہ سردار بیگم اہلیہ شیخ محمد دین صاحب | لاہور | ۲۰۰-۰۰ |
| ۳۰- مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عبدالحق مجاہد صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۳۱- ″ ثریا جبین صاحبہ ″ نور الحق صاحب منظر | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۳۲- ″ بشیر النساء حنیف صاحبہ | رحمٰن آباد۔ پانڈھی | ۲۰-۰۰ |
| ۳۳- ″ سلیم شفیع صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۳۴- ″ رمضان بی بی صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۳۵- ″ ناصرہ شرافت صاحبہ | ″ ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۳۶- ″ خالدہ پروین نذیر صاحبہ | ″ ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۳۷- ″ امۃ العزیز مبشر صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۳۸- مکرمہ رفیقہ منصور صاحبہ | رحمٰن آباد۔ پانڈھی | ۱۰-۰۰ |
| ۳۹- ″ امۃ السلام صاحبہ ″ نذیر احمد صاحب | ″ ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۰- ″ رضیہ سلطانہ صاحبہ ″ عبدالرحمٰن صاحب | ″ ″ | ۶۰۰-۰۰ |
| ۴۱- ″ راشدہ مبارکہ صاحبہ | ″ ″ | ۵۰۰-۰۰ |
| ۴۲- مکرم میاں محمد سرور صاحب | کرڈیانوانہ گجرات | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۳- ″ ظفر اللہ خان صاحب | چک جھمرہ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۴۴- مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ احمد دین صاحب | سمبڑیال | ۲۵-۰۰ |
| ۴۵- ″ عزیز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد امین صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۴۶- ″ حسین بی بی صاحبہ والدہ محمد یعقوب صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۴۷- ″ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ رانا بشیر احمد صاحب | ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۴۸- ″ انیس بیگم صاحبہ ″ ملک منیر احمد صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۴۹- ″ سردار بیگم صاحبہ ″ ملک عنایت اللہ صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۵۰- ″ لجنہ اماء اللہ | ″ | ۲۶-۰۰ |
| ۵۱- ″ اہلیہ صاحبہ عبداللہ جان صاحب | ایبٹ آباد | ۱۰۰-۰۰ |
| ۵۲- ″ ″ عمر فاروق صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۵۳- ″ ″ محمد اسلم صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۵۴- ″ ″ سید محمد منیر ہاشمی صاحب | ″ | ۲۵-۰۰ |
| ۵۵- ″ عزیزہ ہاشمی صاحبہ | ″ | ۲۶-۰۰ |
| ۵۶- ″ اہلیہ صاحبہ کیپٹن محمد اکبر ساہی صاحب | ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۵۷- ″ ″ مولوی عبدالسبوح صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۵۸- ″ ″ نذیر احمد نعمانی صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۵۹- لجنہ اماء اللہ | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۶۰- ″ | چک 52/2-L ساہیوال | ۹۰-۰۰ |
| ۶۱- مکرمہ رسولی بیگم صاحبہ | حافظ آباد گوجرانوالہ | ۱۰-۰۰ |
| ۶۲- ″ نصیرہ نزہت صاحبہ | ″ ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۶۳- ″ بلقیس قریشی صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۶۴- ″ بشیر بیگم صاحبہ | ″ ″ | ۳۵-۰۰ |
| ۶۵- ″ بشریٰ بشیر صاحبہ | ″ ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۶۶- ″ رابعہ عبداللہ صاحبہ | ″ ″ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۶۷- ″ اہلیہ صاحبہ مرزا حبیب احمد صاحب | ″ ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۶۸- ″ امۃ القدیر بیگم صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۶۹- ″ رحمت جہاں صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۷۰- ″ شمشاد بیگم صاحبہ | ″ ″ | ۲۰-۰۰ |
| ۷۱- ″ حمیدہ بیگم صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۷۲- ″ ثریا صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۷۳- ″ امۃ السلام صاحبہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۷۴- ″ بشیراں بیگم صاحبہ | ″ ″ | ۳۰-۰۰ |
| ۷۵- لجنہ اماء اللہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۷۶- مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ | بستی جالوانہ کھاکھی | ۲۰-۰۰ |
| ۷۷- ″ آمنہ بیگم صاحبہ والدہ سکندر حیات صاحب پراچہ | بھیرہ | ۱۰۰-۰۰ |
| ۷۸- ″ بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ ملک محمد عبداللہ صاحب | ″ | ۵۰-۰۰ |
| ۷۹- ″ عصمت طاہرہ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب جمیل | ″ | ۲۵-۰۰ |
| ۸۰- ″ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ قریشی احمد حسن صاحب | ″ | ۱۰-۰۰ |
| ۸۱- ″ سردار بی بی صاحبہ | چک ۸۷ شمالی سرگودھا | ۱۰-۰۰ |
| ۸۲- لجنہ اماء اللہ | ″ ″ | ۱۰-۰۰ |

| | |
|---|---|
| میزان | ۴,۳۵۳-۰۰ |
| سابقہ وصولی | ۱,۳۵,۸۴۲ |
| کُل وصولی ۱۹ ۱۱ ۷۶ تک | ۱,۴۰,۱۹۵ |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## نئے سال کا وعدہ کتنا ہونا چاہیئے؟

### وعدوں میں کم از کم دس فیصدی اضافہ کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے ذریعہ تحریکِ جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے اس کی روشنی میں مجموعی طور پر کم از کم دس فیصد اضافہ کی ضرورت ہے۔ مخلصینِ جماعت نئے سال کا وعدہ پیش کرتے وقت حسبِ ذیل امور کا خیال رکھیں:۔

۱ - مالی استطاعت کے مطابق وعدہ پیش کیا جائے۔ اگر ایک ہزار روپیہ دینے کی استطاعت ہے تو -/۹۹۹ روپے نہ پیش کئے جائیں بلکہ ایک ہزار ہی پیش کیا جائے۔

۲ - کوئی وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہو۔

۳ - گزشتہ سال کے وعدے کی نسبت کم از کم دس فیصد اضافہ پیش کیا جائے۔

۴ - اب کم سے کم وعدہ -/۱۰ روپیہ کی بجائے -/۱۲ روپیہ فی کس مقرر ہوا ہے۔ اس سے کم وعدہ نہ پیش کیا جائے۔ البتہ بچوں سے جس قدر بھی وہ دیں لے لیا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

## جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹی کے لئے نام پیش کریں

جن خواتین یا بچیوں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈیوٹی دینی ہے وہ ابھی سے اپنا پورا نام مع مکمل پتہ، عمر و تعلیم کے دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر ملکی خواتین بھی تشریف لا رہی ہیں ان کو جلسہ کا پروگرام ترجمہ کر کے بتانا ہے ایسی لڑکیاں اپنے نام پیش کریں جو روانی کے ساتھ انگریزی بول سکتی ہوں یا کوئی اور غیر ملکی زبان تاکہ پروگرام کا ترجمہ کر کے ان کو سمجھا سکیں۔

ہر دو اپنے نام ابھی سے دفتر لجنہ میں بھجوانے شروع کر دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## ولادت

۱۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جہان زیب نام تجویز فرمایا۔ احبابِ جماعت اس کے لئے اور اس کے دو بھائیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی صالح عمر دے انہیں خادمِ دین اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(وسیم احمد قریشی صدر حلقہ مسجد غربی راولپنڈی)

**اعلان گمشدگی:۔** مورخہ ۹/۱۱/۷۷ کو ہائی سکول سے دار العلوم شرقی تک جاتے ہوئے ایک بٹوا جس میں ۲۲۸ روپے نقدی کے علاوہ میرا حکومتِ مسقط کا ایڈنٹی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس اور چند رسیدیں تھیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملا ہو تو وہ نقد رقم بطور انعام لے کر باقی ماندہ میرے کاغذات درج ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(۱) حکیم خورشید احمد گول بازار ربوہ۔

(۲) ملک بشیر احمد کھوکھر دار العلوم شرقی حلقہ ۳ ربوہ

**تصحیح:۔** فہرست اسناد خوشنودی تقسیم انعامات بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ (الفضل ۶ نومبر ۱۹۷۷ء) میں ناظمین اضلاع میں مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد کی بجائے سہواً مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب کا نام شائع ہو گیا ہے جو درست نہیں ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

منتظم تقسیم انعامات

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۷ء

## وقفِ عارضی کی مبارک تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”جماعت کا ایک حصّہ سُست ہو گیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں وقفِ عارضی کی تحریک کروں اور اس سلسلہ میں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقف چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں ورنہ اگر ضرورت اور ضرورت کا احساس اس طرح شدّت اختیار کر گیا تو شاید کوئی وقت ایسا بھی آ جائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی کا یہ فرض قرار دے دیا جائے کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولھواں یا دسواں حصّہ دین کے لئے دیتا ہے اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں سے پندرہ دن یا چھ ہفتے وقفِ عارضی کے لئے بھی دے تاکہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے اور اس طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جا سکے۔“

(الفضل ۴ نومبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۵)

حضور کا یہ ارشاد جماعت کے ہر طبقہ کے لئے ہے۔ ڈاکٹر، وکلاء، تاجر، کارکن وغیرہ سب احباب کو اس میں حصّہ لے کر حضور پُر نور کے ارشاد کی تعمیل کرنی چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

پاکستان میں اپنی نوعیت کے پانچ ہنر سکھانے والا واحد ادارہ

**نسیم سٹیل فکسر** پائپ فٹر، راج، شٹرنگ کارپینٹر / بلڈنگ پینٹر اینڈ ڈیکوریٹر — ٹریڈ ٹیسٹ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

**فوری ضرورت:۔** بیرونی ممالک میں پچاس ہزار کنسٹرکشن لیبر کی ضرورت کے پیشِ نظر اور بیرونی ممالک میں کام کرنے والی بڑی بڑی کنسٹرکشن کمپنیوں کی ذاتی درخواست پر ہمارے ہاں جدید بنیادوں پر غیر ملکی جدید معیار کے مطابق فارن کوالیفائڈ انسٹرکٹر پریکٹیکل ٹریننگ دیتے ہیں۔ اپنے روشن مستقبل کے لئے فوراً رجوع کریں۔ بیرونی ممالک جانے والے خواہشمند حضرات کو صحیح ریکروٹنگ رجسٹرڈ ایجنسیوں سے متعارف کرایا جاتا ہے۔ احمدی احباب کیلئے فیس میں دس فیصد رعایت

**نسیم سٹیل فکسر** پائپ فٹر، راج، شٹرنگ کارپینٹر / بلڈنگ پینٹر اینڈ ڈیکوریٹر — ٹریڈ ٹیسٹ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

موچی گیٹ بازار لال کھوہ لاہور ● برانچ مسلم کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور

## اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

جملہ استعدادوں کی پوری نشوونما سے وابستہ ہے۔ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کے اعمال کا ذمہ دار اور وکیل نہیں ہے اور سوائے خدا تعالیٰ کے وہ کسی دوسرے کے سامنے جواب دِہ بھی نہیں ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے تاکہ میں اِس مضمون کو اپنے آئندہ خطبات میں مکمل کر سکوں۔

میری والدہ محترمہ کراچی میں شدید بیمار ہیں برین ہیمرج کا حملہ ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہم سب کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

(صوبیدار شیخ صفدر علی۔ دار الیمن غربی ربوہ)